

چالیس حدیثیں

<"xml encoding="UTF-8?>



چالیس حدیثیں

مترجم: تصدق حسین ہاشمی پاروی

پیشکش امام حسین فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی حدیث: عیاشی کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَ "أَعْدُ عَالِمًاً وَ مُتَعَلِّمًاً وَ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ لَاهِيًّا مُتَلَدِّذًاً وَ فِي
حَدِيثٍ آخَرَ وَ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مُتَلَدِّذًاً" - (1)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: عالم بنو یا طالب علم اور اپنے اوقات کو بے ہودگی اور عیاشی میں صرف نہ کرو۔

دوسری حدیث: مشرکوں سے بھی حکمت لینے کا حکم

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَ حُذِّرُ الْحِكْمَةَ وَ لَوْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ - (2)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: علم حاصل کرو (حکمت کو لے لو) اگر چہ مشرکین سے ہی کیوں نہ ہو۔

تیسرا حدیث: پاگلوں سے بھی علم حاصل کرو

قَالَ الْأَمَامُ الصَّادِقُ حُذِّرُ الْحِكْمَةَ وَ لَوْ مِنَ أَفْوَاهِ الْمَجَانِينَ - (3)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: علم حاصل کرو (حکمت کو لے لو) اگر چہ دیوانوں کی زبان سے ہی کیوں نہ ہو۔

چوتھی حدیث: ادب کی فضیلت

عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَ الْأَدْبِ فَإِنَّ الْعَالَمَ يَكْرَمُ وَ إِنْ لَمْ يَنْتَسِبْ وَ يَكْرَمُ وَ إِنْ كَانَ حَدِثًا - (4)

تم پر فرض ہے کہ علم و ادب حاصل کرو؛ کیونکہ عالم کا احترام کیا جاتا ہے اگر چہ اس کا کوئی نسب نہ ہو، اور اس کا احترام کیا جاتا ہے اگر چہ وہ فقیر ہو اور اس کا احترام کیا جاتا ہے اگر چہ وہ جوان ہو۔

پانچویں حدیث: علم کی فضیلت

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) يَقُولُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيَضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَاطْلُبُوا الْعِلْمَ فِي مَظَانِهِ، وَاقْتَبِسُوهُ مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنْ تَعْلَمْتُمْهُ لِلَّهِ حَسَنَةً، وَ طَلَبِهِ عِبَادَةً، وَالْمُذَكَّرَةُ فِيهِ تَسْبِيحٌ، وَالْعَمَلُ بِهِ جِهَادٌ، وَتَعْلِيمُهُ مِنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ، وَبَذَلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ (تَعَالَى)، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْخَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَمَنَارُ سُبْلِ الْجَنَّةِ، وَالْمُؤْنَسُ فِي الْوَحْشَةِ، وَالصَّاحِبُ فِي الْعُرْبَةِ وَالْوُحْدَةِ، وَالْمُحْدِثُ فِي الْخُلْوَةِ، وَالدَّلِيلُ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَالسَّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَالزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخْلَاءِ-(5)

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے پس جہاں جہاں علم کے ہونے کا گمان ہو وہاں تلاش کریں اور صاحبان علم سے اس کا اقتباس کرو؛ کیونکہ خدا کی رضا کے لیے تعلیم دینا حسنہ ہے اور علم حاصل کرنا عبادت ہے اور علمی گفتگو کرنا تسبیح اور اس پر عمل کرنا جہاد ہے اور جو نہیں جانتے انہیں تعلیم دینا صدقہ ہے اور جو صلاحیت رکھتے ہیں ان تک علم پہنچانا قرب الہی کا سبب ہے؛ کیونکہ وہ حلال اور حرام کی تعلیم دینے والا ، بہشت کی راہ دکھانے والا اور تنهائی میں مونس ہے۔ پر迪س میں دوست، خلوت میں باتیں کرنے والا رفیق، مشکلات اور آسانیوں میں راستہ دکھانے والا، دشمن کے مدد مقابل سپر اور دوستوں کے پاس زینت ہے۔

چھٹی حدیث: خدا کی رضایت کے لیے علم حاصل کرنا

قَالَ صَمْ مَنْ تَعْلَمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ لِيَعْلَمْهُ النَّاسُ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ أَغْطَاءَهُ اللَّهُ أَجْرَ سَبْعِينَ نَبِيًّاً-(6)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے تاکہ خدا کی خوشنودی کے لیے لوگوں کو سکھایا جا سکے تو اللہ اسے ستر نبیوں کا اجر عطا کرے گا۔

ساتویں حدیث: عالم کی مجلس اور تشییع جنازہ

جَاءَ رَجُلٌ إِلَيْ النَّبِيِّ صَفَّقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا حَضَرَتْ جَنَازَةً وَ حَضَرَ مَجْلِسٍ عَالَمٍ أَئْمَاءُهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَشْهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لِلْجَنَازَةِ مَنْ يَتَبَعُهَا وَ يَدْفُنُهَا فَإِنَّ حُضُورَ مَجْلِسِ عَالَمٍ أَفْضَلُ مِنْ حُضُورِ الْفِ حِنَازَةَ وَ مِنْ عِيَادَةِ الْفِ مَرِيضِ وَ مِنْ قِيَامِ الْفِ لَيَلَةً وَ مِنْ صِيَامِ الْفِ يَوْمٍ - وَ مِنْ الْفِ دِرَهَمٍ يُتَصَدِّقُ بِهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ وَ مِنْ الْفِ حِجَّةِ سِوَى الْفَرِيَضَةِ - وَ مِنْ الْفِ غَزْوَةِ سِوَى الْوَاجِبِ تَغْرُوْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَا لَكَ وَ بِنَفْسِكَ ... أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ يُطَاعُ بِالْعِلْمِ وَ يُعَبَّدُ بِالْعِلْمِ - وَ خَيْرُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مَعَ الْعِلْمِ وَ شَرُّ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مَعَ الْجَهَلِ (7)

ایک آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کرنے لگا کہ : یا رسول اللہ! جب کوئی جنازہ (تشییع کے لیے) لایا جائے اور اسی وقت کسی عالم کی مجلس بھی بڑا ہو رہی ہو آپ (ص) مجھے کوئی جگہ دیکھنا پسند فرمائیں گے؟ اس وقت حضور (ص) نے فرمایا: اگر جنازہ کے لیے تشییع کرنے والے اور دفن کرنے والے ہوں تو عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار تشییع جنازہ میں جانے اور ہزار مریضوں کی عیادت کرنے سے افضل ہے، ہزار راتیں (عبادت خدا میں) بیدار رہنے اور ہزار دن روزہ کی حالت میں گزارنے سے افضل ہے، اسی طرح ہزار دریموں سے بھی افضل ہے جو فقیروں کو صدقہ دیے جاتے ہیں، اسی طرح ہزار مستحب حج ، ہزار مستحب جنگوں سے بھی افضل ہے جو جنہیں اپنی جان اور مال سے انجام دی جاتی ہیں ... کیا تم نہیں جانتے ہو ! کہ خدا کی اطاعت اور عبادت علم کے ذریعے سے ہی کی جاتی ہے، دنیا اور آخرت کی تمام نیکیاں علم کے ساتھ ہیں اور برائیاں جہل کے ساتھ۔

آٹھویں حدیث: حصول علم حج کے برابر ہے

وَ قَوْلُهُ صَمْنَدَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَتَعَلَّمَ حَيْرًا أَوْ لِيَعْلَمُهُ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مُعْتَمِرٌ تَامٌ الْعُمْرَةُ وَ مَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَتَعَلَّمَ حَيْرًا أَوْ لِيَعْلَمُهُ فَلَهُ أَجْرٌ حَاجٌ تَامٌ الْحِجَّةُ (8)

جو شخص مسجد میں رفت و آمد کرے تاکہ مفید علم حاصل کر سکے یا سکھا سکے اس کا اجر اس حاجی کے برابر ہو گا جس نے حج کو اپنے تمام مناسک اور شرائط کے ساتھ اختتام تک پہنچایا ہو۔

نوین حدیث: علم حکمت ہے

وَ قَالَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحِكْمَةِ يَسْمَعُ بِهَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ أَوْ يَعْمَلُ بِهَا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ (9)

علم کا تعلق حکمت سے ہے جو اسے سنے اور دوسروں کے لیے نقل کرے یا خود اس پر عمل کرے تو یہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

وَ اعْلَمُوا أَنَّ الْكَلِمَةَ مِنَ الْحِكْمَةِ صَالَةُ الْمُؤْمِنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَ رَفْعُهُ غَيْبَةُ عَالِمِكُمْ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ (10)

جان لیں کہ علم کا تعلق حکمت سے ہے اور یہ مومن کی گمشدہ چیز ہے پس تم پر لازم ہے کہ علم حاصل کریں اس سے پہلے کہ تمہارے درمیان سے اٹھ جائے علم کے اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ عالم تمہارے درمیان سے غائب ہو جاتے ہیں۔

دسویں حدیث: علم راہ میں دو قدم چلنے کا ثواب

وَ قَالَ عَمَّنْ مَسَّ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ خُطْوَتَيْنِ وَ جَلَسَ عِنْدَ الْعَالِمِ سَاعَتَيْنِ وَ سَمِعَ مِنَ الْمُعَلَّمِ كَلِمَتَيْنِ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ جَنَّتَيْنِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ﴾ (11)

جو شخص علم کی حصول کی راہ میں دو قدم اٹھائے اور دو گھنٹے عالم کے پاس بیٹھے اور استاد سے دو حرف سنئے تو خدوند اس کے لیے دو بہشت واجب کرے گا جیسا کہ خدا نے فرمایا : اور جو شخص اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے اس کے لیے دو باغ ہیں۔ (12)

گیارہویں حدیث: استاد اور شاگرد کا اجر

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ، وَ لَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ، وَ عَلَمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ» (13)

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: تم میں سے جو دوسروں کو علم سکھائے گا اس کا ثواب اس انسان کے برابر ہے جو اس سے علم حاصل کرتا ہے اور اس معلم کو اپنے شاگرد پر فضیلت حاصل ہے ، پس علم کو صاحبان علم سے حاصل کریں، اپنے بھائیوں کو علم سکھائیں جس طرح کہ تمہیں اپنے علماء نے سکھائے ہیں۔

بازیویں حدیث: علم بادشاہ ہے

الْعِلْمُ سُلْطَانٌ مَنْ وَجَدَهُ صَالٌ بَهُ وَ مَنْ لَمْ يَجِدْهُ صَلَلٌ عَلَيْهِ (14)

علم قدرت و طاقت ہے جو اسے پا لے گا وہ غلبہ پاٹے گا اور جو اسے حاصل نہیں کرے گا شکست کھائے گا۔ تیریویں حدیث: کون سے علوم سیکھنے کی ضرورت ہے؟

أولى الأشياء أن يتعلّمها الأحداث الأشياء التي إذا صاروا رجالا احتاجوا إليها (15)

جوانی میں بہترین تعلیم یہ ہے کہ ان چیزوں کا علم حاصل کریں جن کی بڑھاپے میں ضرورت پڑتا ہے۔

چودبیویں حدیث: بچپن میں علم حاصل کرنے کا اثر

تعلّمُوا الْعِلْمَ صَغَارًا تَسُودُوا بِهِ كَبَارًا (16)

چھوٹی عمر میں علم حاصل کرو تاکہ بڑھاپے میں سعادت حاصل کر سکو۔ پندریویں حدیث: علم لا محدود ہے۔

الْعِلْمُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحَاطَ بِهِ فَخُذُوا مِنْ كُلّ شَيْءٍ أَحْسَنَهُ.(17)

علم کی کثرت اس حد تک ہے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا، پس علوم میں سے ہر وہ علم حاصل کرو جو بہترین ہیں۔

سولہویں حدیث: علم بر چیز سے افضل ہے

جَاءِرٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَ قَالَ تَنَازَعُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَحَدِيثٌ وَاحِدٌ فِي حَلَالٍ وَ حَرَامٍ تَأْخُذُهُ عَنْ صَادِقٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا حَمَلْتُ مِنْ ذَهَبٍ وَ فَضَّةٍ(18)

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: حصول علم میں ایک دوسرے سے سبقت لے لو، خدا کی قسم حلال و حرام کے بارے میں ایک حدیث کسی سچے انسان سے سننا دنیا اور سونا اور چاندی سے بہتر ہے۔

ستربویں حدیث: علوم اہل بیت ع کا سیکھنا

عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحِ الْمَهْوَيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ بْنَ مُوسَى الرِّضا عَ يَقُولُ رَحْمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْبَيَ أَمْرَنَا فَقُلْتُ لَهُ وَ كَيْفَ يُحِبُّ أَمْرَكُمْ قَالَ يَتَعَلَّمُ عُلُومَنَا وَ يُعَلِّمُهَا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ لَوْ عَلِمُوا مَحَاسِنَ گَلَامِنَا لَاتَّبَعُونَا(19)

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا اس شخص پر رحم کرے جو بیمارے امر کو زندہ رکھتا ہے۔ (راوی کہتا ہے) مبین نے پوچھا: آپ کے امر کو کیسے زندہ رکھا جاتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: بیمارے علوم سیکھتے ہیں اور لوگوں کو سکھاتے ہیں؛ کیونکہ اگر لوگ کلام کی خوبصورتیوں کو جان لیں تو بیماری پیروی کریں گے۔

اٹھارویں حدیث: بچپن میں کلمہ سکھانا

عنه صلی اللہ علیہ وآلہ عن طریق اہل السنۃ قال: «افتتحوا على صبيانکم أَوْلَ کلمة لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَ لَقَنُوهُمْ عَنِ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»(20)

اہل سنت کے راویوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہیں: اپنے بچوں کے زبان پر پہلا کلمہ "لا اله الا الله" ہونا چاہیئے اور مرتبے وقت انہیں "لا اله الا الله" کی تلقین دی جائے۔

انیسویں حدیث: ارث کے مسائل سیکھنے کی ضرورت

رُوِيَ عَنْهُ صَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَ عَلِمُوهَا النَّاسُ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ وَ هُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْتَزَعُ مِنْ أَمْتِي(21)

ارث کے مسائل سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ؛ کیونکہ یہ نصف علم ہے اور اگر پیروی نہ کی جائے تو بھلا دیا جائے گا یہ وہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے جدا ہو جائے گی۔

بیسویں حدیث: اصلاح تین چیزوں کی

قَالَ الصَّادِقُ عَ لَا يَصْلُحُ الْمَرءُ الْمُسْلِمُ إِلَّا بِثَلَاثِ التَّفْقِهِ فِي الدِّينِ وَ التَّقْدِيرِ فِي الْمَعِيشَةِ وَ الصَّبْرِ عَلَى النَّائِبَةِ(22)

کسی مسلمان کی فقط تین چیزوں کی اصلاح کریں؛ 1. دین شناسی، 2. زندگی (کی معیشت) میں صحیح برنامہ ریزی، 3. مصیبتوں میں صبر۔

اکیسویں حدیث: ہنر کا مقام

الْحُرْفَةُ مَعَ الْعِفْفَةِ حَيْرٌ مِنَ الْغُنَى مَعَ الْفُجُورِ.(23)

ایسا ہنر کہ جس میں عزت نفس سلامت رہے اس دولت مندی سے بہتر ہے جس میں ناپاکی ہو۔

بائیسویں حدیث: تجارت کے احکام سیکھنے کی ضرورت

وَ عَنْ عَلَيِّ عَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ التِّجَارَةَ قَالَ أَفَقْهَتَ فِي دِينِ اللَّهِ قَالَ يَكُونُ بَعْضُ ذَلِكَ قَالَ وَيَحْكُمُ الْفِقْهَ ثُمَّ الْمَتَجَرَ فَإِنَّهُ مَنْ بَاعَ وَ اشْتَرَى وَ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ حَرَامٍ وَ لَا حَلَالٍ ارْتَطَمَ «1» فِي الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ(24)

ایک شخص نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ: میں تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کیا تم نے دین کا علم حاصل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: بعد میں سیکھوں گا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: وائے ہو تم پر! پہلے دین سیکھو پھر جا کر تجارت کرو؛ کیونکہ اگر کوئی شخص لین دین کریں لیکن حلال و حرام کے بارے میں نہ پوچھے تو ربا کی گرداب میں گر جائے گا۔

تئیسویں حدیث: علم کے کمالات

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيَضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَاطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِهِ، وَ اقْتَبِسُوهُ مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّ تَعْلِيمَهُ لِلَّهِ حَسَنَةٌ، وَ طَلَبُ عِبَادَةِ، وَ الْمُذَاكَرَةِ فِيهِ تَسْبِيحٌ، وَ الْعَمَلُ بِهِ جِهَادٌ، وَ تَعْلِيمَهُ مَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ، وَ بَذْلُهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ (تَعَالَى)، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ، وَ مَنَارُ سَبِيلِ الْجَنَّةِ، وَ الْمُؤْنِسُ فِي الْوَحْشَةِ، وَ الصَّاحِبُ فِي الْعُرْبَةِ وَ الْوَحْدَةِ، وَ الْمُحَدَّثُ فِي الْحَلْوَةِ، وَ الدَّلِيلُ عَلَى السَّرَّاءِ وَ الصَّرَاءِ، وَ السَّلَاحُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَ الْزَّيْنُ عِنْدَ الْأَخْلَاءِ، يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ أَقْوَاماً وَ يَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ (25)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ علم کو اس کی جگہ سے اور اہل علم سے حاصل کریں؛ کیونکہ اللہ کی رضایت کے لیے اس کی تعلیم دینا نیک ہے اور اس کا حاصل کرنا عبادت۔ علمی گفتگو تسبیح ہے اور اس پر عمل کرنا جہاد، جاہل کو علم سکھانا علم کا صدقہ ہے اور اہل علم کے درمیان اس کا انفاق کرنا اللہ سے قریب ہونے کا وسیلہ، کیونکہ علم ہی ہے جو حلال و حرام کو بیان کرتا ہے، یہی علم جنت کے راستے کا نور بھی ہے، تپھائی میں مونس، پر دیس میں رفیق، خلوت میں دوست، مشکلات اور آسانیوں میں راستہ دکھانے والا، دشمن کے مقابلے میں اسلحہ اور دوستوں کے درمیان باعث زینت ہے۔ علم کی وجہ سے خدا قوموں کو اٹھا لیتا ہے اور انہیں خیر و صلاح میں قرار دیتا ہے۔

چوبیسویں حدیث: کس سے علم نہ لیا جائے

وَ مِنْ وَصِيَّةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ لَا تَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مِمْنَ لَمْ يَنْتَفِعْ بِهِ فَإِنَّ مَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ لَا يَنْفَعُكَ (26)

ذو القرنین کی وصیتوں میں ایک وصیت یہ ہے کہ: اس شخص سے علم مت لو جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہ کیا ہو؛ کیونکہ جس کا علم اسے فائدہ نہ دے سکے تمہیں بھی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔

پیچیسویں حدیث: پانچ بے مثال چیزیں

عَلَيْهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَحْمَسَةٌ لَوْ رَحْلَتُمْ فِيهِنَّ الْمَطَائِيَا لَمْ يَقْدِرُوا [تَقْدِرُوا] عَلَى مِثْلِهِنَّ «1» لَا يَخَافُ عَنْدُ إِلَّا ذَنْبَهُ وَ لَا يَرْجُو إِلَّا رَبَّهُ وَ لَا يَسْتَحْبِي الْجَاهِلُ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ لَا أَعْلَمُ وَ لَا يَسْتَحْبِي أَحَدُكُمْ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنْ يَتَعَلَّمَ وَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ (27)

امام رضا علیہ السلام امام علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام علی علیہ السلام نے فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں ڈھونڈنے کے لیے اگر تم بمت کی کمر باندھ کر ڈھونڈنا چاہے تو ان کے جیسے نہیں ملیں گے: 1- کوئی بھی بندہ اپنے گناہ کے علاوہ کسی اور چیز سے نہ ڈرے، 2. کوئی بھی اپنے پروردگار کے علاوہ کسی اور سے امید نہ رکھے، 3. جاہل کبھی بھی اس بات سے شرم نہ کرئے کہ جو چیز وہ نہیں جانتا ہے اس کے بارے میں کہے کہ "میں نہیں جانتا ہوں" 4- تم میں سے اگر کوئی علم نہیں رکھتا ہے تو اسے حاصل کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیئے۔ 5. صبر کا ایمان سے اس طرح رابطہ ہے جس طرح سر کا بدن سے اور جس کے پاس صبر نہیں ہے اس کے پاس ایمان بھی نہیں ہے۔

چہبیسویں حدیث: علم حیات ابدی ہے

اکتَسِبُوا الْعِلْمَ يُكْسِبُكُمُ الْجَاهُ(28)

مولہ فرماتے ہیں: علم حاصل کرو تاکہ وہ تمہارے لئے حیات ابدی کو حاصل کرے۔

ستائیسویں حدیث: حسد صرف حصول علم کے لیے صحیح ہے

عَنْ عَلَيٰ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ التَّمْلُقُ وَ لَا الْحَسْدُ إِلَّا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ.(29)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: تملق اور حسد مومن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر حصول علم میں۔

اٹھائیسویں حدیث: علم خزانہ ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَ قَالَ: الْعِلْمُ خَرَائِنُ وَ الْمَفَاتِيحُ السُّؤَالُ فَاسْأَلُوا يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَإِنَّهُ يُؤْجِرُ فِي الْعِلْمِ أَرْبَعَةُ السَّائِلُ وَ الْمُتَكَلِّمُ وَ الْمُسْتَمِعُ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ.(30)

امام جعفر صادق علیہ السلام امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: علم خزانے ہیں اور ان کی چابیاں سوال ہے، پس سوال کریں، خدا تم پر رحمت نازل کرے گا؛ کیونکہ چار افراد کو علم کا پاداش دیا جائے گا؛ سوال کرنے والا، جواب سننے والا، اس گفتگو کو سننے والا، اور اس کو چاہنے والا۔

انتیسویں حدیث: علم بہترین صدقہ

وَ قَوْلُهُ صَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَعْلَمَ الْمَرءُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلَّمُهُ أَخَاهُ(31)

بہترین صدقہ یہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے اور پھر اپنے بھائی کو سکھائے۔

تیسویں حدیث: علم کی زکات

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَ قَالَ: زَكَاةُ الْعِلْمِ أَنْ تَعْلَمَهُ عِبَادُ اللَّهِ.(32)

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: علم کی زکات یہ ہے کہ اسے اللہ کے بندوں کو سکھا دے۔

اکتیسویں حدیث: مہمان کا مقام

أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَا أَبِي أَنَّتَ وَ أُمِّي، إِنِّي أَحْسِنُ الْوُضُوءَ، وَ أَقِيمُ الصَّلَاةَ، وَ أُوْتِيَ الزَّكَاةَ فِي وَقْتِهَا، وَ أَفْرِيَ الضَّيْفَ طَيْبَةً بِهَا نَفْسِي، مُحْتَسِبٌ بِذَلِكَ أَرْجُو مَا عِنْدَ اللَّهِ. فَقَالَ: «بَخْ بَخْ بَخْ، مَا لِجَهَّمَّمَ عَلَيْكَ سَبِيلٌ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّاكَ مِنَ الشُّحِّ، إِنْ كُنْتَ كَذِيلَكَ». ثُمَّ قَالَ: «نَهَى عَنِ التَّكْلِفِ لِلضَّيْفِ مَا لَا يُقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِمَشَقَّةٍ، وَ مَا مِنْ ضَيْفٍ حَلَّ بِقَوْمٍ إِلَّا وَ رِزْقُهُ مَعَهُ»(33)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک شخص آنحضرت ص کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں اچھی وضو کرتا ہوں اچھی نماز پڑھتا ہوں، زکات کو اپنے وقت پر دیتا ہوں، مہمان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور میں اس کام سے اللہ کی ذات سے اجر کی امید رکھتا ہوں۔ اس وقت آنحضرت ص نے فرمایا: "واہ واہ واہ واہ" اور فرمایا "اس کے بعد آنحضرت ص نے اس کو مہمان کی خاطر اپنے کو مشقت میں ڈالنے سے نہیں تم ایسا ہی ہوں" اس کے بعد آنحضرت ص نے اس کو مہمان کی خاطر اپنے کو مشقت میں ڈالنے سے نہیں فرمایا اور فرمایا "کوئی بھی مہمان جب کسی کے ہاں آتا ہے تو اپنا رزق خود کے لئے کے آتا ہے"

بیتیسویں حدیث: تکلفات کی ممانعت

أَهْنَأُ الْعَيْشَ إِطْرَاحُ الْكُلَفِ.(34)

بہترین زندگی تکلفات کو ختم کرنا ہے۔

تینتیسویں حدیث

وَ قَالَ عَيْنَبِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خَصَالٍ وَقُوْرُ عِنْدَ الْهَزَاهِرِ «3» صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ شَكُورٌ عِنْدَ الرَّحَاءِ قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَ لَا يَتَحَمَّلُ الْأَصْدِقَاءَ «4» بَدْنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ.(35)
امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: مومن میں آٹھ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے: 1- فتنہ فساد اور مشکلات کے وقت با وقار، 2- بلاء اور مصیبہ میں صبر کرنے والا ہو، 3. مشکلات اور پریشانی میں شکر کرنے والا ہو 4. اللہ کی دی ہوئی رزق پر قانع، 5. دشمنوں پر ظلم نہ کرنے والا ہو، 6. دوستوں پر کوئی تکلیف اور مشقت نہ ڈالنے والا، 7. دوسروں کی خاطر خود کو مشقت میں ڈالنے والا ہو، 8. لوگ ہمیشہ اس سے سکون اور راحت محسوس کرتے ہیں۔

چونتیسویں حدیث: بلند پروازی سے روکنے والی تین چیزیں
ثَلَاثٌ يَحْجُنُ الْمَرْءَ عَنْ طَلَبِ الْمَعَالِي قَصْرُ الْهِمَةِ وَ قِلَّةُ الْحِيَلَةِ وَ ضَعْفُ الرَّأْيِ(36)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: تین چیزیں انسان کو بلند مقام تک پہنچنے سے روکتی ہیں: کم ہمتی، کم تدبیری اور رائے کی کمزوری۔

پننتیسویں حدیث: وقت سے پہلے ظاہر کرنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَ قَالَ: إِظْهَارُ الشَّيْءِ قَتِيلٌ أَنْ يَسْتَحْكِمَ مَفْسَدَةُ لَهُ.(37)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کسی چیز کی مضبوطی سے پہلے ظاہر کرنا اس کے ضائع ہونے کا سبب بنتا ہے۔

چھتیسویں حدیث: مسلسل تفکر

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: «أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِذْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللَّهِ وَ فِي قُدْرَتِهِ»(38)

سب سے بڑی عبادت خدا کے بارے میں اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں مسلسل غور و فکر کرنا ہے۔

سینتیسویں حدیث: تفکر بی عبادت بے

مُعْمَرُ بْنُ حَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَ يَقُولُ لَيْسَ الْعِبَادَةُ كُنْتَرَةُ الصَّلَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ(39)

معمر بن خلاد کہتا ہے: میں نے ابا الحسن رضا کو فرماتے ہوئے سن: زیادہ نمازیں پڑھنا اور زیادہ روزہ رکھنا عبادت نہیں کھلاتا ہے بلکہ حقیقی عبادت خدائی عز و جل کے کاموں میں غور و فکر کرنا ہے۔

اٹھتیسویں حدیث: کاموں میں مضبوطی

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَحْبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلاً أَنْ يَتَقْنَهُ.(40)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا دوست رکھتا ہے کہ تم میں سے جو بھی کوئی کام انجام دیں تو اس کو محکم طریقے سے انجام دیں ۔

انتالیسویں حدیث: محکم زندگی

الإِمَامُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمُ الْعِيشِ حَسْنُ التَّقْدِيرِ، وَ مَلَاكُهُ حَسْنُ التَّدْبِيرِ.(41)

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: محکم اور استوار زندگی وہ ہے جس میں برنامہ ریزی اور نظم و نسق ہو اور اس کا ملاک اچھی تدبیر ہے۔

چالیسویں حدیث: مباحثہ کی فضیلت

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلَيٍّ عَ قَالَ: اجْتَمِعُوا وَ تَدَارِكُوا تَحْفَ بِكُمُ الْمَلَائِكَةُ رَحْمَ اللَّهُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَنَا.(42)

ابی جعفر محمد بن علی علیہما السلام فرماتے ہیں: آپس میں مل بیٹھیں اور بحث و مباحثہ کریں کہ فرشتے

تمہارے گرد جمع ہوں گے۔ خدا ان پر رحمت نازل کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھتا ہے۔

منابع :

- (1) برقمی، احمد بن محمد بن خالد، المحسن؛ ج 1؛ ص 227
- (2) طبرسی، علی بن حسن، مشکاة الأنوار في غرر الأخبار؛ النص؛ ص 134
- (3) منسوب به جعفر بن محمد علیہ السلام، امام ششم علیہ السلام، مصباح الشريعة؛ ص 161
- (4) ابن أبي الحمید، عبد الحمید بن هبہ اللہ، شرح نهج البلاغة لابن أبي الحمید؛ ج 20؛ ص 332
- (5) طوسی، محمد بن الحسن، الأمالی؛ النص؛ ص 488
- (6) فتال نیشاپوری، محمد بن احمد، روضۃ الوعاظین و بصیرۃ المتعاظین (ط - القديمة)؛ ج 1؛ ص 12
- (7) مشکاة الأنوار في غرر الأخبار؛ النص؛ ص 135
- (8) شہید ثانی، زین الدین بن علی، منیۃ المرید؛ ص 106
- (9) کراجکی، محمد بن علی، کنز الفوائد؛ ج 2؛ ص 108
- (10) ابن شعبہ حرانی، حسن بن علی، تحف العقول عن آل الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسے؛ ص 394
- (11) دیلمی، حسن بن محمد، إرشاد القلوب إلى الصواب؛ ج 1؛ ص 195
- (12) سورہ رحمن : 46۔ یہ دو باغ خصوصیت کے حامل ہیں، ورنہ دیگر آیات میں فرمایا: جنات۔ یعنی بہت سے باغات ہیں۔ اگلی چند آیات میں ان دو باغوں کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ یہ خوف مقام رب سے ہے، اس لیے اس قسم کے خوف کو فضیلت ملی۔ مقام رب یعنی اللہ کی بارگاہ، جس میں حساب کے لیے بندھ کو پیش ہونا ہے۔ وہ بندگی کا حق ادا نہ ہونے پر رب سے شرمندہ ہے۔ اسی لیے وہ اس بارگاہ میں جانے کا خوف دل میں رکھتا ہے، یہ خوف از عقاب نہیں جس کا روایات میں ذکر ہے۔ عذاب سے خوف کی وجہ سے ہونے والی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ یعنی یہ جنت ان لوگوں کے لیے ہے، جنہوں نے دنیا میں صرف آرزوؤں کی بنیاد پر بے لگام ہو کر زندگی نہ گزاری ہو، بلکہ ہر عمل اور ہر قدم میں اللہ کی بارگاہ میں جوابدی کا خوف دل میں رکھتے رہے ہوں۔ جس کا دل خوف خدا کی وجہ سے بیدار ہو، وہ ان درجات کو حاصل کر سکتا ہے۔
- (13) کلینی، محمد بن یعقوب بن اسحاق، الکافی؛ ج 1؛ ص 84
- (14) ابن أبي الحمید، عبد الحمید بن هبہ اللہ، شرح نهج البلاغة لابن أبي الحمید؛ ج 20؛ ص 319
- (15) شرح نهج البلاغة لابن أبي الحمید؛ ج 20؛ ص 333
- (16) ایضاً ج 20؛ ص 267
- (17) لیثی واسطی، علی بن محمد، عیون الحکم و الموعظ؛ ص 54 حدیث نمبر 1401.
- (18) ابن ادریس، محمد بن احمد، السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی (و المستطرفات)؛ ج 3؛ ص 645
- (19) ابن بابویہ، محمد بن علی، عیون أخبار الرضا علیہ السلام؛ ج 1؛ ص 307
- (20) شیرازی، قدرت اللہ انصاری و پژوهشگران مرکز فقہی ائمہ اطہار علیہم، موسوعۃ أحكام الأطفال و أدلة، ج 3، ص: 430
- (21) ابن أبي جمهور، محمد بن زین الدین، عوالي اللئالي العزیزیة في الأحادیث الدينية؛ ج 3؛ ص 491
- (22) ابن بابویہ، محمد بن علی، من لا يحضره الفقيه ج 3؛ ص 166
- (23) لیثی واسطی، علی بن محمد، عیون الحکم و الموعظ؛ ص 59

- (24) ابن حيون، نعمان بن محمد مغربي، دعائم الإسلام و ذكر الحلال و الحرام و القضايا و الأحكام؛ ج 2؛ ص 16
- (25) طوسى، محمد بن الحسن، الأمالى؛ النص؛ ص 569
- (26) قطب الدين راوندى، سعيد بن هبة الله، الدعوات (للراوندى) / سلوة الحزين؛ النص؛ ص 63
- (27) عيون أخبار الرضا عليه السلام؛ ج 2؛ ص 44
- (28) عيون الحكم و المواقظ (لليثي)؛ ص 92
- (29) ابن اشعث، محمد بن محمد، العجفريات؛ ص 235
- (30) ابن بابويه، محمد بن علي، الخصال؛ ج 1؛ ص 245
- (31) شهيد ثانى، زين الدين بن علي، منية المريد؛ ص 105
- (32) الكافي (ط - دارالحديث)؛ ج 1؛ ص 101
- (33) حميرى، عبد الله بن جعفر، قرب الإسناد (ط - الحديث)؛ متن؛ ص 75
- (34) عيون الحكم و المواقظ (لليثي)؛ ص 118 ح 2646
- (35) تحف العقول؛ النص؛ ص 361
- (36) مجلسى، محمد باقر بن محمد تقى، بحار الأنوارالجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار؛ ج 75؛ ص 231
- (37) شيخ حر عاملى، محمد بن حسن، تفصيل وسائل الشيعة إلى تحصيل مسائل الشريعة؛ ج 2؛ ص 408
- (38) الكافي (ط - دارالديث)؛ ج 3؛ ص 141
- (39) ورام بن أبي فراس، مسعود بن عيسى، تنبية الخواطر و نزهة النواطر المعروفة بمجموعة ورّام؛ ج 2؛ ص 183
- (40) پاينده، ابو القاسم، نهج الفصاحة (مجموعه کلمات قصار حضرت رسول صلی الله علیه وآلہ)؛ ص 305
- (41) حکیمی، محمد رضا و حکیمی، محمد و حکیمی، علی - آرام، احمد، الحیا / ترجمه احمد آرام؛ ج 4؛ ص 347
- (42) ابن بابويه، محمد بن علي، مصادقة الإخوان،
- (43) امام باقر يا امام جواد عليهما السلام.

ku

1. ابن أبي الحميد، عبد الحميد بن هبة الله، شرح نهج البلاغة لابن أبي الحميد، 10 جلد، مكتبة آية الله المرعشي النجفي - قم، چاپ: اول، 1404ق.
2. ابن أبي جمهور، محمد بن زين الدين، عوالي اللئالي العزيزية في الأحاديث الدينية، 4 جلد، دار سيد الشهداء للنشر - قم، چاپ: اول، 1405 ق.
3. ابن ادريس، محمد بن احمد، السرائر الحاوي لتحرير الفتاوى (و المستطرفات)، 3 جلد، دفتر انتشارات اسلامي وابسته به جامعه مدرسین حوزه علمیه قم - قم، چاپ: دوم، 1410 ق.
4. ابن اشعث، محمد بن محمد، العجفريات، 1 جلد، مكتبة النينوى الحديثة - تهران، چاپ: اول، بى تا.
5. ابن بابويه، محمد بن علي، الخصال، 2 جلد، جامعه مدرسین - قم، چاپ: اول، 1362ش.
6. ابن بابويه، محمد بن علي، عيون أخبار الرضا عليه السلام، 2 جلد، نشر جهان - تهران، چاپ: اول، 1378ق.
7. ابن بابويه، محمد بن علي، مصادقة الإخوان، 1 جلد، مكتبة الإمام صاحب الزمان العامة - الكاظمية، چاپ: اول، 1402ق.
8. ابن بابويه، محمد بن علي، من لا يحضره الفقيه، 4 جلد، دفتر انتشارات اسلامي وابسته به جامعه مدرسین

حوزه علمیه قم - قم، چاپ: دوم، 1413 ق.

9. ابن حیون، نعمان بن محمد مغربی، دعائیم الإسلام و ذکر الحلال و الحرام و القضايا و الأحكام، 2 جلد، مؤسسه آل البيت عليهم السلام - قم، چاپ: دوم، 1385 ق.
10. ابن شعبه حرانی، حسن بن علی، تحف العقول عن آل الرسول صلی الله علیه و آله، 1 جلد، جامعه مدرسین - قم، چاپ: دوم، 1404 / 1363 ق.
11. برقی، احمد بن محمد بن خالد، المحسن، 2 جلد، دار الكتب الإسلامية - قم، چاپ: دوم، 1371 ق.
12. پاینده، ابو القاسم، نهج الفصاحة (مجموعه کلمات قصار حضرت رسول صلی الله علیه و آله)، 1 جلد، دنیای دانش - تهران، چاپ: چهارم، 1382 ش.
13. حکیمی، محمدرضا و حکیمی، محمد و حکیمی، علی - آرام، احمد، الحیاة / ترجمه احمد آرام، 6 جلد، دفتر نشر فرهنگ اسلامی - تهران، چاپ: اول، 1380 ش.
14. حمیری، عبد الله بن جعفر، قرب الإسناد (ط - الحدیثة)، 1 جلد، مؤسسه آل البيت عليهم السلام - قم، چاپ: اول، 1413 ق.
15. دیلمی، حسن بن محمد، إرشاد القلوب إلى الصواب، 2 جلد، الشریف الرضی - قم، چاپ: اول، 1412 ق.
16. شهید ثانی، زین الدین بن علی، منیة المرید، 1 جلد، مکتب الإعلام الإسلامي - قم، چاپ: اول، 1409 ق.
17. شیخ حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعه إلى تحصیل مسائل الشیعه، 30 جلد، مؤسسه آل البيت عليهم السلام - قم، چاپ: اول، 1409 ق.
18. شیرازی، قدرت الله انصاری و پژوهشگران مرکز فقهی ائمه اطهار عليهم، موسوعة أحكام الأطفال و أدلة، 4 جلد، مرکز فقهی ائمه اطهار عليهم السلام، قم - ایران، اول، 1429 هـ ق
19. طبرسی، علی بن حسن، مشکاة الأنوار في غرر الأخبار، 1 جلد، المکتبة الحیدریة - نجف، چاپ: دوم، 1385 / 1965 م / 1344 ش.
20. طوسی، محمد بن الحسن، الأمالی (للطوسی)، 1 جلد، دار الثقافة - قم، چاپ: اول، 1414 ق.
21. طوسی، محمد بن الحسن، الأمالی 1 جلد، دار الثقافة - قم، چاپ: اول، 1414 ق.
22. فتال نیشابوری، محمد بن احمد، روضة الوعاظین و بصیرة المتعاظین (ط - القديمة)، 2 جلد، انتشارات رضی - ایران؛ قم، چاپ: اول، 1375 ش.
23. قطب الدین راوندی، سعید بن هبة الله، الدعوات / سلوة الحزین، 1 جلد، انتشارات مدرسه امام مهدی (عجل الله تعالى فرجه الشریف) - قم، چاپ: اول، 1407 ق.
24. کراجکی، محمد بن علی، کنز الفوائد، 2 جلد، دارالذخائر - ایران؛ قم، چاپ: اول، 1410 ق.
25. کلینی، محمد بن یعقوب بن اسحاق، الکافی (ط - دارالحدیث)، 15 جلد، دار الحدیث - قم، چاپ: اول، 1429 ق.
26. لیشی واسطی، علی بن محمد، عیون الحکم و المواعظ، 1 جلد، دار الحدیث - قم، چاپ: اول، 1376 ش.
27. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحار الأنوارالجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار (ط - بیروت)، 111 جلد، دار إحياء التراث العربي - بیروت، چاپ: دوم، 1403 ق.
28. منسوب به جعفرین محمد علیه السلام، امام ششم علیه السلام، مصباح الشیعه، 1 جلد، اعلمی - بیروت، چاپ: اول، 1400 ق.

